© rasailojaraid.com

طرز سے آشنا نہیں ہوگا وہ علمی طور پر اسلام کی خدمت ہرگز نہیں کر سکتا، تاریخ جس کی حقیقت پہلے نیم فسانہ کی تھی آج ایک نہایت مربوط اور منضبط سائنس ہے۔ جغرافیہ پھیل کر اب اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ متعدد علوم و فنون کی تعلیم کے بغیر اُس کا عالم بننا مشکل ہے۔ ادب کا دائرہ پہلے بھی اس قدر وسیع تھا کہ اٹھارہ بیس علوم و فنون کے بغیر کوئی شخص ادیب نہیں بن سکتا تھا۔ لیکن آج کل تو اُس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ سائنس کے سوا ہر چیز اُس کے اندر شامل ہے۔ پھر تحقیق کی تیز رفتاری کا یہ حال ہے کہ کل تک جو باتیں فلاسفہ کے نزدیک مسلمات میں سے تھیں آج اُن کی بے حقیقتی اظہر من الشمس ہے" غرض کہ علوم و فنون کی اس نئی دنیا میں ہمارے علما اُس وقت تک اسلام کو ایک زندہ۔ متحرک جامع اور کامل دین کی حیثیت سے پیش نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ خود عہدِ جدید کی علمی زبان میں گفتگو کرنے کے اہل نہیں ہوں گے۔ عیسائیت اس زبان میں گفتگو کرنے سے عاجز رہی تو آج اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ مذہب کا رشتہ زندگی سے منقطع ہو گیا اور وہ محض ایک رسمی چیز ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر اسلام کو امام رازی۔ امام غزالی۔ ابن رشد اور شاہ ولی اللہ جیسے ترجمان نہ ملتے تو اُس کی حیثیت بھی وہی ہو جاتی جو عیسائیت کی ہے۔ اسی بنا پر ہم جب کبھی اصلاح نصاب کی ضرورت پر زور دیتے ہیں تو اُس سے مقصد ہرگز مولانا کو مسٹر بنانا نہیں ہوتا بلکہ صرف یہ ہوتا ہے کہ علماء اُسی شرابِ کہنہ کو جامِ نو میں پیش کرنے کے اہل ہوں اور وہ آج کل کی علمی مجلسوں میں شریک ہو کر اسلام کی نمائندگی کر سکیں۔

ندوۃ المصنفین نے حسب معمول و روایت ۱۹۵۶ء میں بھی متعدد اہم کتابیں شائع کی ہیں جن میں سب سے اہم اور نہایت جہتم بالشان کتاب ترجمان السنہ جلد سوئم ہے جن حضرات کو اس کتاب کی پہلی دونوں جلدوں کے مطالعہ کا موقع ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ اگر ادارہ صرف یہی ایک کتاب شائع کرتا تب بھی وہ کہہ سکتا تھا "شادم از زندگیِ خویش کہ کارے کردم"

اُس کتاب کے مقدس و متبرک اور مفید و معتبر ہونے میں کس کو کلام ہو سکتا ہے جس میں عہدِ حاضر کے بلند پایہ عالم اور محدث مولانا بدر عالم نے صحیح احادیثِ نبوی کو جمع کیا ہو اور اُن سے متعلق مبسوط و مفصل فقہی اور کلامی بحثیں کی ہوں۔ اور ان سب پر طرّہ یہ کہ اس اہم کام کی ترتیب بھی خاص آستانۂ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر سرانجام پائی ہو۔

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے
میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

© rasailojaraid.com